بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵/۱۲۹۱

استفتاء نمبر ۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درایں مسائل

سوال نمبر ۱ - صبح و شام سے متعلق جتنی دعائیں اور اذکار و اوراد حضور ﷺ سے حصن حصین وغیرہ کتب میں منقول ہیں ان کا کسی پیر و مرشد سے اجازت لینا ضروری ہے یا بغیر اجازت کے انسان پڑھ سکتا ہے۔

سوال نمبر ۲ - صبح و شام کے وقت پڑھنے کی اذکار اور دعائیں و اوراد جو منقول ہیں۔ سب کا پڑھنا ضروری ہے یا چند ایک کے پڑھنے سے بھی ادائیگی سنت کا اجر و ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳ - ان اذکار و اوراد اور دعاؤں کے پڑھنے کا وقت صبح و شام کب سے کب تک ہیں

سوال نمبر ۴ - حضور ﷺ نے اپنے خاص خادم حضرت انس رض کو جو دعا سکھلائی تھی وہ مختلف کتب میں مختلف الفاظ سے نقل ہے کس کتاب والی دعا زیادہ محقق ہے۔ چند کتب کے حوالے درج ذیل ہیں

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل (مولانا لدھیانوی) (صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ ج ۸)

(۲) معمولات صبح و شام مولانا حکیم اختر صاحب (بحوالہ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۶۳۶)

(۳) وظیفہ سعدیہ (حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب) (بحوالہ کنز العمال)

نوٹ (وظیفہ سعدیہ میں درج دعا حکیم اختر صاحب کی دعا سے مختلف اور طویل ہے۔ بحوالہ کنز العمال ہے لیکن صفحہ نمبر درج نہیں ہے)

(۴) مسنون اذکار اور دعائیں ص ۲۹ (بحوالہ عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی)

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

[illegible] مسجد [illegible] عفی عنہ

۲۰ شوال ۱۴۳۲ھ

00022

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیاً

(۱)---مذکورہ دعاؤں اور اذکار پڑھنے اور ان کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کیلئے کسی شیخ کی اجازت ضروری نہیں ہے، جو شخص بھی اللہ کی رضا کیلئے اخلاص کے ساتھ یہ اذکار و اوراد اور دعائیں پڑھے گا اس کو انشاء اللہ تعالیٰ ثواب حاصل ہوگا خواہ شیخ سے اجازت لے یا نہ لے۔ البتہ کسی خاص ذکر کی خاص تاثیر اور روحانی یا جسمانی نافعیت کیلئے اسے کسی مخصوص طریقہ سے پڑھنا ہو تو اس کیلئے کسی شیخ کی اجازت لینا اچھا ہے، اس سے اس کی تاثیر میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ (کمافی امداد الفتاوی: ۴/۵۵۳)

(۲)---صبح وشام کے جتنے اذکار و اوراد اور دعائیں منقول ہیں بلا شبہ ان سب کا پڑھنا باعثِ اجر و ثواب اور موجبِ فضیلت ہے تاہم ان سب کا پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اپنی مصروفیت اور استطاعت کے مطابق جتنی دعائیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

(۳)---"صبح" کا اطلاق دن کی ابتداء سے زوالِ آفتاب تک ہوتا ہے، اور "شام" کا اطلاق غروبِ آفتاب سے رات سونے سے پہلے تک ہوتا ہے۔ لہٰذا جن دعاؤں کا صبح کے وقت پڑھنا منقول ہے وہ زوالِ آفتاب سے پہلے پہلے کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔ اور جن دعاؤں کا شام کے وقت پڑھنا منقول ہے وہ رات سونے سے پہلے پہلے تک پڑھی جاسکتی ہیں۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٥/ ٢٧٣):

عن علي قالت سمعت رسول الله يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة الغدوة بضم الغين ما بين صلاة الغدوة وطلوع الشمس كذا قال ابن الملك والظاهر أن المراد به أول النهار ما قبل الزوال إلا صلى عليه أي دعا له بالمغفرة سبعون ألف ملك حتى يمسي أي يغرب بقرينة مقابلته وأغرب ابن حجر فقال أي حتى ينتهي المساء وانتهاؤه بانتهاء نصف الليل ونسب القول إلى ثعلب وهو خلاف ما عليه جمهور اللغويين

دار الافتاء

(۴)--- دعاءِ انس بن مالکؓ چونکہ حدیث کی کتابوں میں مختلف الفاظ سے منقول ہے اسی لئے علماءِ متاخرین کی کتابوں میں مختلف الفاظ ملتے ہیں۔ اور چونکہ تمام الفاظ حدیث سے ہی منقول ہیں اس لئے اگر ان میں سے کسی کتاب کی بھی دعا پڑھ لی جائے تو انشاء اللہ اس کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ البتہ حضرت مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب مدظلہم کے رسالہ "دعاءِ انس بن مالکؓ" میں کنز العمال اور عمل الیوم واللیلۃ کے حوالے سے مذکورہ دعاء جن الفاظ میں ضبط کی گئی ہے وہ الفاظ زیادہ جامع معلوم ہوتے ہیں۔

مذکورہ رسالہ "مکتبۃ الاسلام کراچی" سے قیمۃً منگوایا جاسکتا ہے۔

(جاری ہے---)

عمل اليوم والليلة لابن السني (٢/ ١٥٨، بترقيم الشاملة آليا) :

عن أنس بن مالك ، رضي الله عنه قال : كتب عبد الملك إلى الحجاج بن يوسف أن انظر إلى أنس بن مالك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأدن مجلسه ، وأحسن جائزته ، وأكرمه . قال : فأتيته ، فقال لي ذات يوم : يا أبا حمزة ، إني أريد أن أعرض عليك خيلي ، فتعلمني أين هي من الخيل التي كانت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم . فعرضها ، فقلت : شتان ما بينهما ، فإنها كانت أرواثها وأبوالها وأعلافها أجرا . فقال الحجاج : لولا كتاب أمير المؤمنين فيك لضربت الذي فيه عيناك . فقلت : ما تقدر على ذلك : قال : ولم ؟ قلت : لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء أقوله ، لا أخاف معه من شيطان ولا سلطان ولا سبع . قال : يا أبا حمزة ، علمه لابن أخيك محمد بن الحجاج . فأبيت عليه . فقال لابنه : أبت عمك أنسا ، فاسأله أن يعلمك ذلك . قال أبان : فلما حضرته الوفاة دعاني ، فقال لي : يا أبا حمزة : إن لك إلي انقطاعا ، وقد وجبت حرمتك ، وإني معلمك الدعاء الذي علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلا تعلمه من لا يخاف الله عز وجل - أو نحو ذلك . قال : يقول : « الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، بسم الله على نفسي وديني ، بسم الله على كل شيء أعطاني ربي ، بسم الله خير الأسماء ، بسم الله الذي لا يضر مع اسمه داء ، بسم الله افتتحت ، وعلى الله توكلت ، الله الله ربي ، لا أشرك به أحدا ، أسألك اللهم بخيرك من خيرك ، الذي لا يعطيه أحد غيرك ، عز جارك ، وجل ثناؤك ، ولا إله غيرك ، اجعلني في عياذك من شر كل سلطان ، ومن الشيطان الرجيم ، اللهم إني أحترس بك من شر جميع كل ذي شر خلقته ، وأحترز بك منهم ، وأقدم بين يدي : بسم الله الرحمن الرحيم قل هو الله أحد ، الله الصمد ، لم يلد ولم يولد ، ولم يكن له كفوا أحد (١) ، ومن خلفي مثل ذلك ، وعن يميني مثل ذلك ، وعن يساري مثل ذلك ، ومن فوقي مثل ذلك ....»

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

محمد حذيفه عفا الله عنه

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

١٤- محرم الحرام- ١٤٣٤ھ

٢٩- نومبر ٢٠١٢ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
١٦ محرم الحرام ١٤٣٤ھ

الجواب صحیح
١٦/١/١٤٣٤ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ٥/١٢٩١

مفتی

facebook.com/m.asim1080